سلسلة المنشورات ★ ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ

اور دُنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں (سورۃ انعام ۱۱۶)



حدیث رسول پر اعتراضات اور
غیر اہلحدیث کی گالیوں کے جوابات

مؤلف : خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
ادارہ تحقیقاتِ سلفیہ
کراچی - پاکستان



حدیث رسولؐ پر اعتراضات اور غیر اہلحدیث کی گالیوں کے جوابات

مصنف :

مولانا خواجہ محمد قاسم رحمت اللہ علیہ

مقدمہ :

حضرت مولانا اسحٰق شاہد صاحب حفظ اللہ

سلفی بک سینٹر
نزد جامعۃ الاحسان الاسلامیہ منظور کالونی گجر چوک کراچی
دکان، 0391-2133574, 0391-2131341 موبائل : 0320-4097861

ادارہ تحقیقاتِ سلفیہ
پی۔او۔بکس نمبر 6524، پوسٹ کوڈ نمبر 74000 کراچی۔ پاکستان

سلسلہ مطبوعات ادارہ تحقیقات سلفیہ (1)

نام کتاب : حدیث رسولؐ پر اعتراضات اور غیر اہلحدیث کی گالیوں کے جوابات:

مصنف : مولانا خواجہ محمد قاسم رحمت اللہ علیہ

مقدمہ : حضرت مولانا اسحٰق شاہد صاحب حفظ اللہ

تعداد : گیارہ سو

طبع جدید : اول

قیمت : =/24 روپے

سن اشاعت : جولائی 2001

کمپوزنگ : ڈائنامیک لیزر کمپوزنگ

ناشر : ادارہ تحقیقات سلفیہ کراچی۔ پاکستان

ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں

۱۔ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی۔ فون : 2635935

۲۔ مکتبہ نور حرم 60 نعمان سینٹر راشد منہاس روڈ، گلشن اقبال نمبر 5، کراچی۔ فون : 4965124

۳۔ مکتبہ السنہ جامع مسجد سفید سولجر بازار نمبر ۱ کراچی۔

۴۔ مرکزی دفتر جمعیت اہلحدیث سندھ۔ جامع مسجد الراشدی موسیٰ لین لیاری۔ فون : 7511932

۵۔ مکتبہ ابوبیہ محمدی مسجد برنس روڈ کراچی۔ فون : 2632692

اِدَارَۃ تحقِیقَاتِ سَلَفِیَہ

پی۔او۔ بکس نمبر 6524، پوسٹ کوڈ نمبر 74000 کراچی۔ پاکستان

فہرست

عرض ناشر

الحمدللّٰہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ امابعد

قارئین کرام جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج وطن عزیز کس قدر مشکلات سے دوچار ہے۔ ہر طرف تاریکی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔قتل وغارت گری عام ہے۔لوٹ کھسوٹ کا بازارگرم ہے۔لسانی وفرقہ وارانہ فسادات عروج پر ہے۔فحاشی وعریانی کا دور دورہ ہے۔ لیکن ایسے ہولناک حالات میں بھی مقلدین (دیوبندی وبریلوی) ان مسائل کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دے رہے ہیں۔ اور ایسے پمفلٹ وکتابچہ شائع کر رہے ہیں۔جن میں دوسرے مکتب فکر کے قابل احترام شخصیتوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔اور ان کی طرف ایسے نازیبا حوالاجات منصوب کر رہے ہیں۔جن سے انہوں نے اپنی زندگی میں رجوع کرلیا تھا۔آج اُنہیں حوالاجات کو بنیاد بنا کر مقلدین امت مسلمہ کے برگزیدہ ہستیوں پر تہمت والزامات لگا رہے ہیں۔کتابچہ ھذا مقلدین کی انہی شرارتوں اور گالیوں کے جواب میں ہے۔جس کے مصنف معروف اہل قلم جناب خواجہ محمد قاسمؒ صاحب ہے۔خواجہ صاحبؒ نے مقلدین کی گالیوں کا جواب جس متانت وسنجیدگی سے دیا ہے۔اس سے شرارتی مقلدین کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انہوں نے ان کی طرح زبان استعمال کرنے کے بجائے کالی کملیؐ والے کی سنت پر عمل کرتے ہوئے گالیوں کا جواب گالی سے نہیں بلکہ دلیل سے دیا ہے۔آخر میں ان تمام احباب کا بھی شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کتابچہ کو منظر عام پر لانے کیلئے میری رہنمائی فرمائی۔ بالخصوص حضرت مولانا اسحٰق شاہد صاحب کا جنہوں نے ہماری خواہش پر اپنی تمام تر مصروفیات کے باوا جوداس کتابچہ پر مقدمہ لکھ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔اللہ رب العزت سے دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے علم وفضل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ دیر تک مسلک حقہ کی خدمت بجالاتے رہے آمین۔نیز اہل علم سے گزارش

ہے کہ اگر وہ اس کتابچہ میں کوئی غلطی دیکھیں تو برائے مہربانی ادارہ کو اس آگاہ فرمائے۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔ اللہ رب العزت سے دُعاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث پر چلنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتابچہ کے مصنف کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

آپ کی دعاؤں کا طالب

حافظ محمد نعیم

ادارہ تحقیقات سلفیہ کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم سب کے پیارے نبی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ بات فرمائی تھی اور وہ بات اب اس دور میں پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ پہلی امت بنی اسرائیل میں ۷۲ گروہ ہو گئے تھے اور میری امت میں اختلاف ہوتے ہوتے ۷۳ گروہ بن جائیں گے اور سوائے ایک گروہ کے سارے جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ جنت میں جانے والا گروہ کونسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس (مرد عورت) کے اعمال میرے اور تم صحابہؓ کے مطابق اور موافق ہوں گے وہ جنت میں جائیگا۔

آج الحمداللہ ثم الحمداللہ جماعت حقہ جماعت اہلحدیث اللہ کے فضل و کرم اور اسکی خاص عنایت و مہربانی کے سبب صرف اور صرف قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہے دنیا کے تمام آئمہ کرام کے قول اور اقوال اور تمام مجتہدین کے اجتہادات کو قرآن وحدیث پر پیش کرتے ہیں جو قول اقوال اور اجتہادات موافق ہوتے ہیں انکو لے لیتے ہیں۔ اور جو کتاب وسنت کے خلاف ہوتے ہیں انکو ہرگز نہیں مانتے انکو چھوڑنا ہی بہتر جانتے ہیں۔

ستیاناس ہو اس تقلید کا جس نے ہم مسلمانوں کو گروہ بندیوں میں تقسیم کر دیا اور ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا۔ پھر اس تقلید نے لوگوں سے نبیؐ کے طریقے کو چھڑوا دیا یہ بات میں حلفیہ کہہ رہا ہوں کہ فضائل میں پیارے نبیؐ کی احادیث کو لیا جاتا ہے لیکن جب مسائل کی بات آتی ہے

تو ہمارے بھائی اپنے امام کے قول اقوال کی طرف چلے جاتے ہیں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا کیا کوئی بڑے سے بڑا مقلد مولوی قرآن وحدیث سے یہ بتا سکتا ہے کہ اللہ نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اس حدیث کو فلاں مذہب والے لیں اور اس حدیث کو فلاں مذہب والے نہ لے حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا کلام ہر مسلمان کیلئے یکساں ہے لیکن تقلید نے ہمیں بانٹ کر مختلف مذہبوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور جو لوگ کتاب وسنت پر مخلص ہو کر عمل کر رہے ہیں انکو نہ حق بدنام کر کے اور ان پر غلط الزامات لگا کر اور بہتان باندھ کر عوام الناس میں ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا جب سے مذہب پختہ ہوتے گئے۔ مقلدین کے علماء کی یہ کوشش رہتی ہے کہ جماعت حقہ جماعت اہلحدیث کو کسی نہ کسی طرح بدنام کر کے عوام الناس کو انکے قریب نہ جانے دیں۔ الحمد اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی قسمت میں جنت لکھی ہے اور اس کو ہدایت دینا نصیب کیا ہے تو وہ حق کو قبول کرتا ہے۔ امتی کے قول اقوال کو چھوڑ کر صاحب وحی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر ایمان لاتے ہوئے اور حق جانتے ہوئے عمل کرتا ہے۔

یہ کتابچہ جو لکھا گیا ہے یہ غلط الزامات اور غلط پروپیگنڈہ کا جواب ہے اور بھی اس سے قبل ہمارے علمائے کرام ہر زمانہ میں اور ہر شہر اور بستی قریہ میں اس طرح کے الزامات اور غلط باتوں کا جواب تقریراً اور تحریراً دیتے رہتے ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں اور انشاء اللہ تاقیامت دیتے رہینگے۔ جیسا مولانا محمد جوناگڈھی کی کتابیں محمدیات وغیرہ مولانا اشرف سندھو رحمت اللہ علیہ کی کتابیں اور مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمت اللہ علیہ کی تصنیفات وغیرہ وغیرہ (نور اللہ مرقدھم) مولانا خواجہ محمد قاسم نے بھی یہ چند صفحوں کا کتابچہ لکھ کر حق کا دفاع کیا

ہے اور ماشاء اللہ اب بھی اللہ کے فضل وکرم سے سینکڑوں کی تعداد حق والے حق کی تائید میں اور باطل کی تردید میں لکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مسلمانوں کو حق سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین،

اس قسم کے پمفلٹ اور رسالے ہر بھائی اہلحدیث کو اپنے گھر میں رکھنے چاہیئے اور انکا مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کے مطالعہ کا حکم دیکر مطالعہ کرائیں تاکہ بیوی بچے حق و باطل کی تمیز کرسکیں۔ یہ رسالے عالم اور غیر عالم کے لئے یکساں مفید ہوتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

فقط والسلام ناچیز

محمد اسحٰق شاہد غفر اللہ بقلم خود

مدرس جامعہ ستاریہ اسلامیہ

گلشن اقبال کراچی۔

تقلید پر نزع کا عالم :۔

تقلید کا زور ٹوٹ رہا ہے سمجھدار لوگ اس سے کنی کترانے لگے ہیں۔ بستیوں میں جمعے ہو رہے ہیں۔ عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت مل گئی ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جانے لگی ہے۔ احناف کی مساجد آٹھ تراویح کے بعد دو تہائی سے زیادہ خالی ہو جاتی ہیں۔ مسجدوں میں دوبارہ جماعتیں ہونے لگی ہے۔ تین طلاق کے مسئلے پر حنفی علماء خود اپنے مقتدیوں کو اہلحدیثوں کے پاس جانے کا مشورہ دینے لگے ہیں۔ حلالے کے علمبرداروں کو حلالہ کا مسئلہ بتلاتے ہوئے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی ہے اب انہیں مفقود الخبر کی بیوی کے بارے میں نوے برس کی عدت بتلانے میں بھی شرم آنے لگی ہے۔ بلکہ تقلید کے مبلغین ہر مسئلے پر تحقیق کے میدان میں قدم رکھ چکے ہیں جو تقلید کی عین ضد ——— ہے۔ الغرض تقلید پر نزع کا عالم طاری ہے وہ جانکنی کے عذاب میں مبتلا ہے اور بچنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ تقلید کے محافظ اسے آکسیجن لگا کر زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسے ایسا خون دے رہے ہیں جس کا نمبر اس گروپ سے نہیں ملتا۔ جب کوئی صورت کارگر ثابت نہیں ہوتی تو غصہ نکالنے کے لئے پڑوسیوں کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔

حنفی علماء کرام :۔

شہر گوجرانوالہ میں پہلے بھی حنفی علماء کرام رہتے تھے مثلاً استاذ العلماء حضرت مولانا محمد چراغ صاحب، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب۔ حضرت مفتی خلیل احمد صاحب وغیرہم رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ——— مگر وہ شریف آدمی تھے۔ اختلافات کے علی الرغم اہلحدیثوں کے ساتھ ان کے دوستانہ مراسم اور

گہرے روابط تھے۔ اور جب سے گوجرانوالہ کے اقلیم حنفیت میں چھپڑ والی مسجد کے سواتی برادران کی اجارہ داری ہوئی ہے ماحول خراب ہو گیا ہے۔ رئیس المقلدین حضرت مولانا سرفراز صاحب صفدر اہلحدیثوں کو خود بھی گالیاں دیتے ہیں۔ بیٹوں سے بھی دلواتے ہیں۔ بقول جناب حکیم محمود صاحب ''خوب صف دری فرمائی جارہی ہے'' اگر ان گالیوں کا ہدف ہم جیسے گنہگار ہی رہتے تو کوئی بات نہ تھی۔ دکھ اس بات کا ہے کہ انہوں نے احادیث پیغمبرؐ تک کو معاف نہ کیا۔ محدثین عظامؒ ان کا تختہ مشق بننے سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفیٰؐ کی توہین

مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کے صدر مدرس و شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صاحب صفدر ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا اتمام اور تکمیل یہ ہے کہ جوتوں میں نماز پڑھی جائے (اہلحدیث کو چاہیے) کہ جوتے پہن کر جماعتی رنگ میں اس مردہ سُنّت کو زندہ کر کے سوشہیدوں کا مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں (کیونکہ یہ لوگ حدیث پر عمل کے دعویدار ہیں) اور ملاحظہ کریں کہ جہلاء پاپوش (جوتوں) سے ان کی کیسے تواضع کرتے ہیں اور دیکھئے کہ لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم کا کیسا نظارہ آتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ فریق ثانی کے اکثر افراد ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور یہ سنت تو ایسی ہے کہ مضبوط پشاوری کلہ رکھے بغیر تازہ نہیں کی جاسکتی۔ (احسن الکلام جلد ۲ صفحہ ۴۲)★

حاشیہ

★ مشہور رضا خانی مقلد مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی حدیث رسول ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے۔ بقیہ اگلے صفحے پر

یہ قرآن مجید کے ساتھ بھی نہایت بے ہودہ مذاق ہے اور حدیث شریف کے ساتھ بھی۔ جوتوں سمیت نماز حنفیہ سمیت سب کے نزدیک جائز ہے۔ خود نبی ﷺ سے جوتے پہن کر نماز پڑھنا ثابت ہے (عن انس بن مالک بخاری صفحہ ۵۶) حنفی محشی بین السطور میں لکھتے ہیں اذا لم یکن بهما نجاسته فلا باس بالصلوٰة فیهما۔ جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ نماز جنازہ اکثر لوگ مع جوتوں کے پڑھ لیتے ہیں۔ مولانا سرفراز صاحب اس حدیث کا کھل کر انکار فرما دیں تو ہمیں انشاء اللہ یہ سنت زندہ کرنے میں تائل نہیں ہوگا اور جوتے انشاء اللہ انہی کو پڑیں گے۔ جو حدیث شریف کا انکار کریں گے۔

حاشیہ

اس وقت ہم صرف دو حدیثیں پیش کرتے ہیں اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلد وہابیوں کو چاہیے وہ ان احادیث پر عمل کر کے دکھائیں۔ بخاری شریف کتاب المغازی ص۶۰۲ پر حدیث مذکور ہے نبی اکرم رسول محترم ﷺ نے قبیلہ عکل و عرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا، کیا ہے کوئی اہلحدیث اور عمل بالحدیث کا مدعی جو اس حدیث پر عمل کر کے دکھائے اور دودھ کے ساتھ پیشاب بھی نوش کر کے دکھائے اور حدیث پر عمل کا مظاہرہ کرے؟ بخاری شریف میں ایک یہ حدیث ہے کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب رسول صلی اللّٰه علیه وسلم یعنی حضور ﷺ نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ آپ اپنی نواسی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے (بخاری شریف جلد ا۔ ص۷۴ مطبع کراچی)

لہذا عمل بالحدیث کے مدعی اہلحدیث کہلانے والے اس حدیث پر عمل کر کے دکھائیں اور اپنی

بقیہ اگلے صفحے پر

اعوان صاحب کے جواب میں

جناب مولانا سرفراز صاحب کے ایک شاگرد جانباز اعوان صاحب اپنے رسالہ ''ڈھول کا پول'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

غیر مقلدین کا اعلان

فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنا ثابت کرنے والوں کو منہ مانگا انعام دیں گے۔ جواب میں لکھتے ہیں منہ مانگے انعام میں بہت کچھ آجاتا ہے۔ اپنے قریبی ہمسفر سے مشورہ کرلیں کہیں پچھتانا نہ پڑے ص۸) بندہ اس پر کچھ تبصرہ کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ برتن سے وہی کچھ چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ ان کے ہاں اس فقرے کا عرف یہی ہوگا۔ یہ شاید آپس میں انعامات اسی طرح لیتے دیتے ہوں گے۔

قاضی عیسیٰ صاحب

مدرسہ نصرۃ العلوم کے مفتی قاضی عیسیٰ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے'' ردّ ہفوات غیر مقلدین'' جس میں اہلحدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ غیر مقلدین ایسے ہیں جیسے ہندوؤں میں آریہ۔ رافضی غیر مقلدین چھوٹے رافضی ہیں ص۱۰)

حاشیہ

نواسی کو گود میں لیکر نماز پڑھا کرے کیونکہ نواسی کی گود میں اٹھا کر نماز پڑھے بغیر تو اس حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔ ح۔ن۔م ★

★ اہلسنت کی یلغار: تالیف مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی رضاخانی ص۵۲ تا ۵۳ ناشر انجمن انوار لاقادریہ حیدر آباد کالونی جمشید روڈ کراچی۔

محمد امین صاحب اوکاڑوی کا جھوٹ

غیر اہلحدیث کے مناظر مولانا محمد امین اوکاڑوی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے"غیر مقلدین کی فقہ کے دوسو مسائل" جو بقول ان کے مولانا وحید الزمان صاحب کی کتاب "نزول الابرار من فقہ النبی المختار" سے نقل کئے گئے ہیں۔ لکھتے ہیں اس کتاب کو غیر مقلدین کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہیں کیا انہیں اس بات سے بھی انکار ہے کہ مولانا موصوف پہلے حنفی تھے☆ دوسو مسائل بیان کرنے کے بعد آخر میں غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کیا سکھوں نے اپنے گرو یا مرزائیوں نے اپنے نبی کی طرف ایسی خرافات منسوب کیں یا یہ صرف لامذہبوں کا ہی حصہ ہے۔

حاشیہ

☆ کیا علامہ وحید الزماں پہلے مقلد نہیں تھے؟

علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے بارے میں ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے اکابرین علمائے دیوبند کی چند آراہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے ماسٹر امین اوکاڑی اوران کے ہمنواؤں کا ڈھول کا پول کھول جائے گا۔

۱) ماسٹر امین اوکاڑی کے پیرو مرشد قاضی مظہر حسین چکوالی صاحب حنفی دیوبندی لکھتے ہے۔

مولوی وحید الزماں صاحب" متوفی ۱۹۲۰ء نے صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

صحیح بخاری کی شرح انھوں نے تیسر الباری کے نام سے لکھی ـــــــ یہ مولوی وحید الزماں صاحب بھی عجیب وغریب شخصیت ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ پہلے وہ کٹر سنی حنفی تھے☆

☆ کھلی چھٹی کا جواب ص۱۱۷ تا ۱۱۸ بحوالہ۔ مولانا وحید الزماں،

از: ابو الحسین صدیقی حنفی دیوبندی ص۱۹

بقیہ اگلے صفحے پر

مولانا وحیدالزماں صاحب کا مسلک

بندہ نے مطالعہ کے لئے کہیں سے حیات وحیدالزمان حاصل کی ہے جسے مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب حنفی نے لکھا ہے اور نور محمد اصح المطابع کراچی والوں نے چھاپایا۔ اس میں ان کی ۲۶ تصنیفات کا ذکر ہے مگر نزول الابرار کا کہیں ذکر نہیں۔ واللہ اعلم۔اس کی کیا وجہ ہے باوجود تلاش کے مجھے کسی اہلحدیث عالم سے اس کا کوئی نسخہ نہیں مل سکا۔سچ پوچھیے تو بندہ نے اس کا نام ہی پہلی باران سے سنا ہے۔اب ایک مکتبہ میں دیکھی ہے جسے لاہور کے کسی حنفی ادارے نے شائع کیا ہے۔ اس لئے احناف کے پاس لازماً یہ کتاب ہوگی۔ اوکاڑوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس کتاب کو صرف غیر مقلدین نے قبول کیا ہے۔ عجیب بات ہے۔

حاشیہ

☆ مولانا محمد سعیدالرحمٰن علوی صاحب حنفی دیوبندی لکھتے ہیں۔

مناسب ہوگا کہ علامہ وحیدالزماں حیدرآبادی کے متعلق چند سطور لکھ دی جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مولانا زید صاحب نے جس شخصیت کو بطور گواہ پیش کیا ہے، ان کا حدود اربعہ کیا ہے علامہ کا تذکرہ حیات وحیدالزماں کے نام سے مولانا محمد عبدالحلیم چشتی نے مرتب کیا۔جو نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی نے ۱۹۵۷ء میں شائع کیا،اس تذکرہ کا باب ششم بعنوان (قومی خدمات) ص۸۹ سے ص۱۱۲ تک پھیلا ہوا ہے جس کی آخری ذیلی سرخی مولانا کا مسلک ہے۔جو ص۱۰۰ سے شروع ہوکر آخر ص۱۱۲ تک جارہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف ابتداء میں حنفی مقلد تھے لیکن بعد میں اپنے بھائی مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور کتب احادیث کے ترجمہ کے سبب غیر مقلد بن گئے☆

☆ شاہ اسمٰعیل شہید اور ان کے ناقد۔تالیف: مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب حاشیہ مولانا سعیدالرحمٰن علوی صاحب حنفی دیوبندی ص۷۶ تا ۷۸

بقیہ اگلے صفحے پر

حیات وحید الزماں کے صفحہ ۱۰۰ پر مولانا کا مسلک کے عنوان سے لکھا ہے۔
مولانا وحید الزمان کا خاندان چونکہ حنفی تھا اسلئے اوائل عمر میں مولانا کو حنفی مسلک سے بڑا شغف رہا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ مسیح الزمان (والد بزرگوار) کے ایماء سے جس کتاب کا پہلے ترجمہ کیا وہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح الوقایہ تھی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حیدرآباد دکن میں اس کی اردو میں نہایت مبسوط شرح لکھی جس میں غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کا تار و پود بکھیرا اور مسلک احناف نہایت محکم دلائل سے ثابت کیا ہے اور اسی غرض سے اصول فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار کی حدشیوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا جس میں بتایا ہے کہ اصول فقہ کا دارومدار حدیث پر ہے محض قیاس پر نہیں۔ عقائد میں بھی پورے پورے ماتریدی ہیں۔ چنانچہ علامہ تفتازانی کی شرح العقائد النسفیہ کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کی وجہ سے غیر مقلد بن گئے تھے۔ چنانچہ محمد حسن لکھنوی کہتے ہیں اوائل عمر میں آپ مقلد تھے اور مقلد بھی نہایت متعصب۔ چنانچہ ترجمہ شرح وقایہ کے دیکھنے سے صاف یہ امر معلوم ہوتا ہے لیکن جوں جوں تحقیق آپ کی بڑھتی گئی تقلید کا مادہ گھٹتا گیا۔ اور اب آپ سچے متبع کتاب وسنت ہیں۔'' آگے چل کر لکھا ہے : افسوس حیدرآباد میں امراء کی صحبت ''دراسات اللبیب فی

★ مولانا محمد نافع ارقام صاحب۔ علامہ وحید الزماں صاحب کے مسلک کے بارے میں لکھتے ہیں۔ جناب وحید الزماں کچھ زمانہ سنی حنفی تھے۔ اسی دور میں انہوں نے شرح وقایہ کا ترجمہ نور الہدایہ کے نام سے کیا تھا۔۔۔۔ کچھ عرصہ مقلد رہنے کے بعد غیر مقلد بن گئے۔★

★ بنات اربعہ از : مولانا محمد نافع ارقام صاحب :۔ بحوالا۔ مولانا وحید الزماں

از : مولانا ابو الحسین صدیقی حنفی ص ۱۹ تا ۲۰ بقیہ اگلے صفحے پر

اسوۃ الحسنتہ بالحبیب'' مؤلفہ ملا معین ٹھٹھوی (المتوفی ۱۱۶۱ھ) اور شیخ طویحی کی مجمع البحرین کے مطالعہ نے آخر عمر میں اہلبیت سے محبت غلو کے انتہا تک پہنچادی تھی اور تفضیلی قسم کے تسنن کا رنگ غالب آگیا تھا آپ نے اس کو تبلیغی انداز میں جا بجا بیان کیا ہے (۱۰۲ ص)

نزل الابرار اور فقہ حنفی

اور جہاں تک نزل الابرار سے لئے گئے دوسو مسائل کا تعلق ہے تو یہ اکثر فقہ حنفی کی کتابوں میں موجود ہیں اور انہی سے ماخوذ ہیں مثلاً۔

نمبر ۴۶ ۔ جانور کی شرمگاہ میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۴۷ ۔ جانور کی دبر میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۴۹ ۔ مردہ عورت سے جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۵۳ ۔ خنثی مشکل سے کسی نے جماع کیا تو دونوں میں سے کسی پر غسل فرض نہیں۔

نمبر ۵۴ ۔ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا جماع کی لذت نہ آئی تو غسل فرض نہیں یہ سارے مسائل فتاوی عالمگیر جلد ۱ ص ۱۵ میں موجود ہیں۔

☆ مولانا ابوالحسین صدیقی صاحب حنفی دیوبندی علامہ وحید الزماں صاحب کا مسلک کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

عنوان:۔ حنیت سے شیعیت تک:۔ مولانا وحید الزماں کا خاندان چونکہ حنفی تھا اس لئے اوائل عمر میں مولانا کو حنفی مسلک سے بڑا اشغف رہا۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے والد شیخ مسیح الزماں کے ایماء سے جس کتاب کا پہلے ترجمہ کیا وہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح وقایہ تھی۔۔۔۔

علامہ وحید الزماں ٹونکی نے ایک حنفی المسلک گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ پلے بڑھے اور شروع میں حنفی مسلک ہی کی علمی خدمات انجام دیں۔(۲) ح۔م۔ن

☆ مولانا وحید الزماں مقالہ:۔ مولانا ابوالحسین صدیقی حنفی دیوبندی ص ۱۲ تا ۲۰

نمبر۱۵۳ ۔ سات سال کے لڑکے نے کسی عورت سے صحبت کی تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

نمبر۱۵۴ ۔ سات سال کی لڑکی نے جوان مرد سے صحبت کرائی تو بھی حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ یہ دونوں مسئلے فتاویٰ عالمگیر ج:۱ ص۲۷۵ میں موجود ہیں۔

نمبر۱۵۹ ۔ نکاح میں خمر یا خنزیر کا مہر مقرر کیا تو نکاح صحیح ہے۔ یہ فتاویٰ عالمگیر ج:۱ صفحہ ۳۰۸ میں موجود ہے۔

نمبر۱۸۷ ۔ اگر عورت کی طرف دیکھا اور تفکر کیا جس سے منی خارج ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا ۔ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری ج:۱ ص۲۰۴ میں موجود ہے۔

نمبر۱۹۹ ۔ عورت کو سوگ میں سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری ج:۱ صفحہ ۱۶۷ میں موجود ہے۔★ وغیرہ وغیرہ

اب نزل الابرار کے وہ مسائل جو درحقیقت فقہ حنیفہ کے مسائل ہی ہیں ان کے متعلق واجب الاحترام جناب اوکاڑوی صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ ایسی خرافات ہیں جو سکھوں نے اپنے گرو کی طرف یا مرزائیوں نے اپنے نبی کی طرف بھی منسوب نہیں کیں اور یہ صرف لامذہبوں کا ہی حصہ ہے۔ فقہ حنفیہ کے پلے کچھ نہیں چھوڑتا۔ معلوم ہوتا ہے اوکاڑوی صاحب غیر مقلد ہوگئے۔ انہوں نے یہ بالواسطہ فقہ حنفیہ پر چوٹ کی ہے اور بڑی زوردار کی ہے ہم ان کے مشکور ہیں۔ انہوں نے ہمیں ان مسائل کی تردید سے مستغنی کر دیا ہے۔

جہاں تک ہمارا معاملہ ہے ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے۔۔۔۔ جو بات قرآن اور حدیث کے

★ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں ''خواجہ محمد قاسم صاحب کی کتاب'' فتاوی عالمگیری پر ایک نظر

خلاف ہو وہ چاہے فقہاء احناف نے لکھی ہو یا مولانا وحید الزمانؒ نے یا کسی اور اہلحدیث نے اسے بے شک چولہے میں ڈالو۔ اس قسم کے مسائل کسی بھی مذہب کے لئے بدنامی کا باعث ہیں۔ اگر حنفیہ بھی فقہ حنفی کے غلط مسائل کی اسی طرح تردید فرمادیں اور ان سے اظہار برائت کردیں تو ان کی جان چھوٹ سکتی ہے مگر اس کے لئے جرائت اور کتاب وسنت کا جذبہ درکار ہے۔

مقلدین کے جاوید میاں داد

ایک اور صفدر صاحب ہیں یعنی ابو معاویہ صفدر جالندروی انہوں نے ایک پمفلٹ لکھا ہے "غیر مقلدین سے ۲۰۰ سوالات معلوم ہوتا ہے مقلدین کے یہ سب جاوید میاں داد مل کر آجکل ہمارے خلاف سنچریاں بنانے میں مصروف ہیں مگر ان صاحب نے وقت ہی ضائع کیا ہے۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ تمام مسائل کی تفصیلات اور جزئیات قرآن وحدیث میں نہیں ملتیں۔

سوال نمبر ۱۶۳ ملاحظہ ہو۔ آج کل سب غیر مقلدین بھینس کا دودھ پیتے ہیں۔ گھی کھاتے ہیں دہی اور لسی استعمال کرتے ہیں اس کے لئے کوئی صریح حدیث پیش فرمائیں اونٹ گائے وغیرہ پر قیاس نہ کریں۔

گذارش ہے کہ یہ سوالات جن میں اکثر لایعنی ہیں اگر ہم ان کی وضاحت قرآن وحدیث سے پیش نہیں کرسکتے تو اس سے تقلید شخصی کا ثبوت کیسے مل جائے گا، یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے چاول سفید ہیں۔ لہذا زمین گول ہے۔ مقلدین سے ہمارا اختلاف اجماع صحابہ یا مجتہدین کے اجتہادات سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں نہیں ہے تقلید شخصی کے بارے میں ہے انہیں صحیح صریح اور غیر معارض دلائل سے امام ابو حنیفہؒ کی تقلید ثابت کرنی چاہیے بلکہ جن کے یہ مقلد ہیں انہی سے ثابت کرکے دکھادیں۔

مقلدین جواب دیں

میں پوچھتا ہوں اگر ان سوالات کا حل قرآن وحدیث میں نہیں تو کیا ان سوالات کا حل صرف امام ابوحنیفہؒ کی تقلید میں ہے کیا امام ابوحنیفہؒ کو کوئی خاص الہام ہوتا تھا جس سے دوسرے مجتہدین امت محروم تھے بلکہ عرض یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ دوسو سوالات کے لئے کوئی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں تو کیا ہم یہ مطالبہ نہیں کرسکتے ان ۲۰۰ سوالات کا جواب امام ابوحنیفہؒ سے ہی صحیح سند کے ساتھ پیش کردیں۔ نیز میں حیران ہوں یہ لوگ ہمیں غیر مقلد ہونے کی ''گالی'' دیتے ہیں اور اپنے مقلد ہونے پر فخر بھی کرتے ہیں جیسے یہ کوئی بہت بڑا تمغہ ہو جو انہیں مل گیا ہو اور ہمیں نہ ملا ہو۔ پھر نہ جانے یہ اسے اپنے علماء کی شان میں کیوں نہیں بیان کرتے مثلاً ایسا کیوں نہیں کہتے مولانا مقلد فلاں خاں صاحب یا جناب شیخ التقلید فلاں صاحب یا مفتی تقلید حضرت فلاں صاحب۔ یا اپنے اداروں کے بارے میں اس طرح لکھیں۔ انجمن خدام تقلید اکیڈمی یا دارالمقلدین یا جامع مسجد مقلدین مدرسہ نصرۃ المقلدین یا جمعیۃ نوجوانان تقلید و بدعت حسنہ یا مکتبہ تقلیدیہ وغیرہ۔ بلکہ شعبان میں بخاری شریف کی آخری حدیث کی بجائے ہدایہ شریف کے آخری قول شریف کا درس شریف کرایا کریں رمضان شریف میں شبینے بھی کنز، قدوری کے کرایا کریں۔ معلوم ہوتا ہے یہ خود بھی مقلد کہلانے سے شرماتے ہیں اور ان میں باقاعدہ غیر مقلدیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ اکیڈمی

عیدالاضحیٰ کے موقع پر امام ابوحنیفہؒ اکیڈمی گوجرانوالہ کی طرف سے شائع کردہ اکتالیس سوالات پر مشتمل ایک دو ورقہ نظر پڑا جس کا نام ہے غیر مقلدین سے مسائل قربانی کے

بارے میں سوالنامہ شروع میں لکھا ہے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب صرف قرآن پاک کی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے دیں کسی امتی کا قول نقل کر کے مشرک نہ بنیں۔ اپنے قیاسات لکھ کر شیطان نہ بنیں۔

سوال نمبر ۱۰ یہ ہے مسنہ کا مادہ کیا ہے یہ لفظ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔ گمنام سائل کی خدمت میں عرض ہے کہ قرآن و حدیث سے ہماری مراد کتاب اللہ اور سنت رسول ہے۔ المنجد یا قاموس نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمایئے۔ ثنیٰ کا مادہ کیا ہے فقہاء اور شارحین حدیث نے قربانی کی حدیث میں کیا معنی کیا ہے اس معنی پر اتفاق ہے یا اختلاف اور کیوں؟ حیرت ہے ایک طرف لکھتے ہیں صرف قرآن وحدیث سے جواب دیا جائے دوسری طرف پوچھتے ہیں فقہاء وشارحین نے ثنیٰ کا کیا معنی کیا ہے۔ اسی سے قارئین ان کی ذہنی پراگندگی کا اندازہ فرمالیں۔ اہلحدیث کی مخالفت کے جوش میں کیا انٹ شنٹ باتیں ان کی زبان وقلم سے نکل رہی ہیں۔ یہ لوگ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے لئے بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے ہم لوگ صرف اس قول کے خلاف ہیں جو قرآن وحدیث سے متصادم ہو۔ جیسا کہ ابلیس لعین نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بالمقابل قیاس کا گھوڑا دوڑا کر شیطنت کا ثبوت دیا تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے نہایت دکھ ہوتا ہے کہ فقہ حنفی میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے۔

بخاری شریف کی توہین

مدرسہ نصرۃ العلوم کے ایک ہونہار مدرس جناب حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے "ہدایہ علماء کی عدالت میں"، جسمیں لکھتے ہیں:۔ ایک واقعہ (غالباً نصرۃ العلوم والوں کے ہاں) مشہور ہے کہ ایک حنفی نے اہلحدیث لڑکی سے نکاح کیا وہ لڑکی ہر وقت خاوند

کو بخاری شریف پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی رہتی تھی ایک دفعہ خاوند نے اس لڑکی کو کہا کہ آج اُلٹی لیٹ جا میں نے تیری دبرزنی کر کے بخاری شریف پر عمل کرنا ہے۔ اس عورت نے کہا کیا یہ بات بخاری میں موجود ہے؟ تو خاوند نے بخاری کا یہ صفحہ (تفسیر نساء وکم حرث لکم) کھول کر علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا ترجمہ اردو بخاری پڑھ کر سنایا۔ عورت کہنے لگی مجھے معاف کرو۔ آئندہ بخاری پر عمل کرنے کے لئے تجھے تنگ نہیں کرونگی۔ صفحہ ۹۶ تا ۹۷

امام بخاریؒ پر افتراء

اندازہ فرمالیجئے ان احناف کے دل میں بخاری شریف کے خلاف کتنا بغض اور زہر بھرا ہوا ہے۔ حالانکہ بخاری شریف سے ہماری مراد اسمیں موجود احادیث نبویہ ہوتی ہیں نہ کہ کچھ اور۔ دبرزنی کا جواز نہ حدیث شریف سے ثابت ہے نہ حضرت امام بخاری نے کوئی ایسا فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے ''انی شئتم'' کی تفسیر بیان کی ہے وہ بھی واضح لفظوں میں نہیں ۔ ہوسکتا ہے وہاں ''فی'' کے آگے'' دبرھا'' کی بجائے'' فرجہا'' محذوف ہو۔ چنانچہ اس سے اگلی روایت میں اس آیت کا شان نزول حضرت جابرؓ سے یوں بیان فرمایا ہے۔ کانت الیھود تقول اذا جا معھا من ورائھا جاء الوالد احول فترلت نساء کم حرث لکم فا تواحرثکم ۔یہود کہتے تھے اگر پیچھے سے صحبت کیجائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ نساء کم حرث لکم فاتو احر ثکم انی شئتم۔ظاہر ہے کہ یہاں فرج ہی مراد ہوسکتا ہے۔

احناف کے نزدیک اہلحدیث تو خیر کسی قطار شمار میں نہیں یہ مذاہب اربعہ کو حق اور متبوع جانتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس آیت کی تفسیر کے تحت

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول دبر زنی کے حق میں بیان فرمایا ہے بلکہ اس مسئلہ پر امام شافعیؒ نے حنیفہ کے امام محمدؒ کو لاجواب بھی کر دیا تھا۔

حنفیوں نے عبداللہ بن عمرؓ کی تفسیر کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ فاتوا حرثکم سے مراد یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے۔ بعض لوگ اغلام کرتے تھے چنانچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے۔ (مترجم بخاری ص ۳۱ ے محمد سعید اینڈ سنز کراچی)۔

اب میں نصرۃ العلوم والوں سے پوچھتا ہوں۔ سابق متعصب حنفی مقلد علامہ وحید الزمان نے عبداللہ بن عمرؓ کی تفسیر کا ترجمہ صحیح کیا ہے یا غلط کیا ہے اگر صحیح کیا ہے تو پھر حنفیوں نے غلط کیا ہے۔ کیا یہ ہیرا پھیری نہیں ہے۔ اگر غلط کیا ہے تو پھر امام بخاریؒ کا کیا قصور؟ امام بخاری کے خلاف اتنا گندا لطیفہ گھڑتے ہوئے انہیں شرم نہ آئی۔ کیا اپنے حجروں میں بیٹھ کر یہی کسب کیا کرتے ہیں۔ انہیں کسی نے نہ روکا؟ فقہ حنفی کی عبارتوں کو لیکر ہزروں گندے لطیفے گھڑے جاسکتے ہیں مگر اپنا ذہن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اساتذہ کرام نے یہ تعلیم نہیں دی ہے۔ مائیں بہنیں سب مسلمانوں کی ایک جیسی ہوتی ہیں۔ نیز میرے بھائی اگر آپ بخاری شریف سے اتنے ہی تنگ ہیں تو اپنے مدرسہ سے دورہ حدیث موقوف فرمادیں کسی حکیم نے آپ کو مشورہ دیا ہے کہ ضرور تنگ ہونا ہے۔ آپ کے پاس ماشاء اللہ الہدایہ کالقرآن موجود ہے۔ بس اسی پر اکتفا فرمایا کریں۔ جیسا کہ پہلے آپکے ہاں ہوتا آیا ہے۔

تردید یا تائید

محترم ڈیروی صاحب نے یہ کتاب اس بندہ ناچیز کی ایک کتاب کے جواب میں لکھی ہے جس کا نام ہے "ہدایہ عوام کی عدالت میں" اس میں ہدایہ کی موضوع رواتیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ڈیروی صاحب نے جواب لکھ کر دراصل میرے موقف کی تائید فرمائی ہے۔

درحقیقت دیگر علماء اور فقہاء کی فردگذاشتیں بیان کر کے انہوں نے ثابت کر دیا کہ پیغمبر کے سوا معصوم کوئی نہیں ہوتا ہمارا مقصد بھی تو یہی ہے۔

ادب کی آڑ میں بے ادبی

پتہ نہیں مولانا کب کے بھرے بیٹھے تھے۔ میرے کتاب لکھنے کی دیر تھی کہ یہ پریشر ککر کی طرح پھٹ پڑے امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری☆ سے لیکر استاذ محترم شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی ؒ تک سب کی ایسی تیسی پھیر ڈالی اور ایسی زبان استعمال کی جو انہی کو زیب دیتی ہے سچی بات ہے کہ اس میدان میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ غالباً ان کے نزدیک ادب صرف علماء احناف کے احترام کا نام ہے باقی سب کی بے ادبی ان کے نزدیک عین ادب ہے۔

اگر ہمارا قصور یہی ہے کہ ہم جناب امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہیں کرتے اور اسی وجہ سے مقلدین کی لغات میں ہمارا نام غیر مقلدین بے ادب گستاخ اور وہابی پڑ گیا ہے تو میں پوچھتا ہوں کیا یہ لوگ امام شافعیؒ کی یا امام مالکؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی یا کسی اور امام کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو کیا یہ ان سب کے گستاخ ہیں کیا یہ مسئلہ کہیں لکھا ہوا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہ کی جائے تو گستاخی ہے باقی اور کسی امام کی تقلید نہ کرنا گستاخی کے زمرہ میں نہیں آتا۔

☆ امام بخاریؒ پر مولانا ڈیروی صاحب کے اعتراض کے جوابات کے لئے دیکھئے امام بخاری پر بعض اعتراضات کا جائزہ از: حضرت مولانا ارشاد الحق اثری صاحب

اندھے مقلد

جناب ڈیروی صاحب نے خاکسار کو اپنی کتاب میں بار بار اندھے مقلد سے یاد کیا ہے معلوم ہوتا ہے اندھا مقلد ہونا اتنی بُری بات ہے کہ اسی لفظ سے باقاعدہ کسی کو گالی دی جاسکتی ہے تو جو ہوں ہی اندھے مقلد یعنی جن کا مذہب ہی اندھی تقلید ہو اور جو اندھے مقلد ہونے پر فخر کرتے ہوں ان کا کیا حال ہوگا۔ میں نے گالی نہیں دی۔ ایک حقیقت بیان کی ہے ان کی کتابوں میں لکھا ہے مقلد وہ ہوتا ہے جو بغیر دلیل کے اپنے مجتہد کی بات مانے۔

ہدایہ کی حدیثیں

بندہ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا مجھے اعتراف ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں میری تحقیق کو مطلق دخل نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ ہدایہ کے بین السطور میں لکھا ہے اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر کی کتاب الدرایہ فی تخریج الہدایہ میں لکھا ہے جس پر

مقدمہ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲ میں اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے اور ہدایہ کے ساتھ منسلک ہے۔ ص ۹
جناب ڈیروی صاحب نے آخری خط کشیدہ الفاظ خلاف مزاج سمجھ کر نقل نہیں کئے اس سے پہلی عبارت نقل کر کے بندہ کے متعلق لکھ دیا کہ وہ اندھے مقلد ہیں اور اندھی تقلید میں سب کچھ لکھ مارا ہے) میرے بھائی جب گھر کی قابل اعتماد شہادتیں مل جائیں اور اہل خانہ خود اپنے جرم کا اعتراف کر رہے ہوں تو مزید شہادتوں کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

بندہ نے اپنی کتاب کا نام رکھا "ہدایہ عوام کی عدالت میں" محترم ڈیروی صاحب کو اس پر بھی

اعتراض ہے فرماتے ہیں ایک خالص علمی کتاب کو عوام جہلاء کی عدالت میں پیش کرنا یہ تو بڑی حماقت و جہالت ہے ص۵۲) میرے بھائی علماء کو تو پہلے ہی علم ہے کہ ہدایہ میں بیان کردہ احادیث کی کیا حیثیت ہے۔ ان کو بتلانا تحصیل حاصل ہے۔ بتلانا تو عوام کو چاہیے جنہیں پتہ نہیں ہے اور جن کے ایمان کو ایک سازش کے تحت تقلید کے اندھیروں میں رکھ کر لوٹا جا رہا ہے۔ صرف علماء نے نہیں عوام نے بھی اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے۔ غالباً ڈیروی صاحب کے پاس میری کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے اگر دوسرا ایڈیشن ہوتا تو شاید وہ یہ اعتراض نہ کرتے۔ اہل علم کے نزدیک ہدایہ کی حدیثوں کی کیا اہمیت ہے اس کے متعلق دوسرے ایڈیشن میں ایک اور گھر کی شہادت ذکر کی گئی ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی حنفی لکھتے ہیں ہدایہ کوئی حدیث کی کتاب نہیں کہ کسی حدیث کے لئے صرف اس کا حوالہ کافی سمجھا جائے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ ہدایہ میں بہت روایات بالمعنیٰ ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جن کا حدیث کی کتابوں میں کوئی وجود نہیں (بنیات دسمبر ۱۹۸۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مسلک

بندہ نے اپنی کتاب میں "گھر کے بھیدی" کے تحت فقہائے احناف کی حدیث دانی کے متعلق شاہ ولی اللہ کا تبصرہ بھی نقل کیا ہے ـــــ۔ اس کے جواب میں ڈیروی صاحب فرماتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو کبھی تو غیر مقلدین حضرات غیر مقلد لکھ دیتے ہیں اور کبھی حنفی اور گھر کا بھیدی (ص۸۲)

گذارش ہے کہ شاہ ولی اللہؒ نے تقلید کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ وہ رفع یدین کے بھی قائل تھے (حجتہ اللہ البالغہ ج ۲ ص۱۰) حنیفہ کی طرف انہیں منسوب اس لئے کیا ہے کہ وہ ان پر ناجائز قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اب خیر سے ان کے نام پر گوجرانوالہ میں حنیفہ کی طرف سے

یونیورسٹی تعمیر ہونے لگی ہے اب نہ جانے جس یونیورسٹی میں تقلید کی تعلیم دی جائے گی اور رفع یدین کے خلاف کتابیں لکھی جائیں گی اور اس کا حضرت شاہ ولی اللہ سے کیا تعلق ہوگا۔

ڈیروی صاحب کا جھوٹ

ڈیروی صاحب نے بندہ کی ایسی غلطیاں بھی پکڑی ہے جن کا تعلق صرف کتابت سے ہے جنہیں وہ بڑھا چڑھا کر اور جھوٹ کہہ کر ظاہر فرماتے ہیں مثلاً میری کتاب میں صاحب ہدایہ کا سن وفات ۵۹۱ھ پڑھا جاتا ہے جس کے متعلق وہ فرماتے ہیں خواجہ صاحب کا جھوٹ نمبرا ص۵۳) حالانکہ اگر غور سے دیکھتے تو انہیں نظر آجاتا کہ ہندسہ ۹۱ نہیں ہے ۹۳ ہے مگر پھیکی روشنائی میں یہ پریس کی مہربانی ہے اس سے پہلے ایڈیشن میں کئی حروف مٹے ہوئے ہیں اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی گئی ہے جو ڈیروی صاحب کی کتاب منظر عام پر آنے سے پہلے چھپ چکا تھا۔ ان کے نزدیک خاکسار کا جھوٹ نمبر ۵ یہ ہے کہ بندہ نے علامہ شامی کی درمختار کو ردالمختار لکھ دیا (ص۶۵) اصلاح کا شکریہ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے پہلے خود ان کی کتاب میں بھی ردالمختار ہی لکھا تھا پھر کاٹ کر اسے صحیح کیا گیا ہے اس پر باقاعدہ تصحیح کا نشان موجود ہے بلکہ ان کے ایک ہم تقلید بھائی مولانا محمد شریف صاحب بھی اپنے رسالہ درمختار پر اعتراضات کے جوابات کے ص۵ پر لکھتے ہیں "ردالمختار علیٰ درمختار" تو ہمارے نزدیک یہ کوئی ایسی غلطی نہیں ہے جسے جھوٹ کہا جائے۔

مقلدین کی الٹی کھوپڑی

بندہ نے مولانا عبدالحئی کا قول نقل کیا تھا من الفقھاء من لیس لھم حظ الا ضبط المسائل الفقھیم من دون المھارة فی الروایات الحدیثیته (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۱۳) ان فقہاء کو صرف فقہی مسائل اکٹھے کرنے سے

دلچسپی تھی بغیر اس کے انہیں علم حدیث کی بھی مہارت اور تجربہ ہو۔ فرماتے ہیں مــــن الــفــقـهــا ء کا ترجمہ ان فقہا نہیں بلکہ یہ ہے فقہاء میں سے بعض ایسے ہیں (صفحہ ۸۷) چلو مان لیا۔ لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو بعض فقہا ایسے ہیں۔ لکھنوی صاحب کے نزدیک ان میں سرفہرست صاحب ہدایہ ہی ہیں (اجوبہ فاضلہ) اس کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے کسی نے کہا اس شہر کے آدھے لوگ بیوقوف ہیں لوگوں نے بُرا مانا تو اس نے یوں تردید کی اس شہر کے آدھے لوگ بے وقوف نہیں ہیں۔

شراب اور فقہ حنفی

بندہ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا حدیثیں نہ ہوئیں چھوہارے اور منقے ہوئے جن کی شراب بنا کر ان کے نزدیک پینا جائز ہے (ہدایہ ج ۲ ص ۴۲۵) اس کے متعلق ڈیروی صاحب بعنوان بہتان عظیم کے تحت فرماتے ہیں شیرہ انگور شیرہ کھجور وغیرہ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جب واضح طور پر ان میں شکر پیدا ہو جائے تو یہ خمر (شراب) کے حکم میں ہو جائے گا ورنہ نہیں (ص ۲۳۱)

معاف رکھنا ڈیروی صاحب نے یہ اپنے مسلک کی صحیح ترجمانی نہیں فرمائی۔ عزت بچانے کے لئے انھوں نے تقیہ سے کام لیا ہے بس ان کی یہی ادا خطرناک ہے کہ یہ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور جب ہم اسے ظاہر کرنے کی گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں تو ہم پر گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔

ہدایہ میں صاف لکھا ہے کہ ابن زیادہ کو حضرت ابن عمرؓ نے کھجور اور منقے سے پکایا ہوا ایسا شربت پلایا جس سے ان کے لئے گھر کی راہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا ــــــ اور اس کے حاشیہ میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کھجور اور منقے سے بنائی ہوئی شراب حلال ہے اگرچہ اس میں تیزی بھی

پیدا ہو جائے اور وہ نشہ آور بھی ہو جائے اس لئے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ابن زیادہ کو جو شراب پلائی تھی وہ نشہ آور ہی تھی (ہدایہ اخیرین ص۴۲۰)

نیز لکھا ہے ما یتخذ من الحنطته و الشعیر والعسل والذرة حلال عندابی حنیفه ولا یحد شاربه عنده وان سکر منه (ہدایہ آخرین صفحہ۴۱۹۔۴۲۰) گندم، جو، شہد اور جوار سے بنائی ہوئی شراب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے۔ پینے والے پر حد نہیں لگائی جائے گی۔ اگرچہ اسے پی کر وہ نشہ میں بھی آ جائے۔

تخریج ہدایہ

باقی محترم ڈیروی صاحب نے جس طریقہ سے احادیث ہدایہ کے حوالے تخریج کرنے کی کوشش کی ہے اور کتاب کا حصہ دوم بھی لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تو اگر ضرورت سمجھی تو سب کا اکٹھا جواب دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) تاہم معزز مقلدین سے اتنا عرض ہے کہ وہ آئندہ سے حافظ ابن حجرؒ کی تخریج ہدایہ کی بجائے علامہ ڈیروی صاحب کی ''تخریج ہدایہ'' کے ساتھ منسلک فرمایا کریں۔

اہلحدیثوں سے چندہ

نیز گذارش ہے کہ مدرسہ نصرۃ العلوم کے ''موحدین'' اہلحدیثوں سے چندہ لیتے وقت انھیں بتلادیا کریں کہ اس کا مصرف کیا ہے اور یہ کہ آئندہ کن کن اہلحدیثوں کو گالیاں دینے کا پروگرام ہے۔ نمونے کے طور پر انھیں یہ اپنی تصنیفات بھی دکھلا دیا کریں تا کہ انھیں ان کی دینی خدمات کا صحیح پتہ بھی چل جایا کرے۔

آخر میں استدعا ہے کہ اپنی مخصوص فقہ کے جنون میں دیوبندی مقلدین نے مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کے لئے قرآن وحدیث کے خلاف جو نجس کاروبار اور مذموم پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے خدا کے لئے اس سے اجتناب فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے فرمایا

ہم نے دیوبندی بھائیوں سے کبھی بھی الجھنے کی کوشش نہیں کی پھر نہ جانے انہوں نے ہمارے خلاف دشنام طرازی اور اشتہار بازی کا سلسلہ کیوں شروع کر رکھا ہے؟ ان کا یہ فرقہ وارانہ رویہ انتہائی افسوسناک ہے پاکستان میں بسنے والے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مسلک کی تشہیر کرے بے بنیاد الزام تراشی اور دشنام طرازی کر کے کسی شخص کو اس کے بنیادی حق سے محروم نہیں رکھا جا سکتا ۔۔۔۔۔۔۔ آج دیوبندی اہلحدیثوں کو علامہ وحید الزماں کی تحریروں کا طعنہ دیتے ہیں کہ انہوں نے یہ لکھا انہوں نے وہ لکھا دیوبندی حضرات سن لیں کہ ہم یہ بات ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ علامہ وحید الزماں ہوں یا قاسم نانوتوی جس کی بات بھی مدینے والے کی بات کے خلاف ہے ہم اس کی طرف پلٹ کر دیکھنا بھی نہیں کرتے۔ یہ بھی سن لو کہ جس کسی کی بات قرآن کے خلاف ہے نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہے تو اس کی بات کو پرکاہ کے برابر نہیں سمجھتے۔ کتاب کا نام "ارمغان ظہیر ص۱۴۳ تا ص۱۴۴ تا ۱۴۵

اغراض ومقاصد

(۱) توحید وسنت کی بے لوث ترویج۔

(۲) شرک وبدعت بے حیائی کے خلاف عملی جہاد کرنا۔

(۳) مسلک اہلحدیث کے خلاف مقلدین کی سازشوں کو بے نقاب کرنا۔

(۴) مسلک اہلحدیث کے خلاف پھیلائی گئی تہمتوں کا ازالا کرنا۔

(۵) علمائے اہلحدیث کی غیر مطبوعہ ونایاب کتب کو منظر عام پر لانا۔

(۶) اکابرین اہلحدیث کی سوانح عمری شائع کر کے ملت اسلامیہ کو ان سے روشناس کروانا۔

(۷) مسلک اہلحدیث کی سربلندی اور باطلہ پرست عناصر کی سرکوبی کے لئے ایک ہفتہ روزہ اخبار کا اجراء

ادارہ تحقیقات سلفیہ کراچی پاکستان۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّیۡتُمُوۡہَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ

اُس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن کی تم بندگی کرتے ہو وہ تو بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے، اللہ نے اُس کی تو کوئی سند نازل نہیں کی۔
(سورۃ یوسف ۳۰/۱۲)

کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟

داتا، غوثِ اعظم، گنج بخش، مشکل کشا، دستگیر، غریب نواز سب خالق کی صفات ہیں۔ بعض لوگ ان صفات کو مخلوق میں تلاش کرتے ہیں
اس حقیقت پر قرآن مجید کی گواہی سُنیئے، پڑھیئے، سمجھیئے اور اپنے عقائد کی اصلاح کیجئے:

مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا

لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تمہاری نظروں میں اللہ کا کوئی وقار ہی نہیں
(نوح: ۱۳/۷۱)

غوثِ اعظم
سب سے بڑا فریاد سُننے والا

کون ہے جو بے قرار کی دُعا سُنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے! کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی الٰہ بھی ہے؟
النمل: ۲۷، ۶۲

داتا
سب کچھ دینے والا

بے شک اللہ بڑا دینے والا ہے (القرآن)
جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ رکھ دیتا ہے، وہ تو جاننے والا اور قدرت والا ہے۔
(الشوریٰ: ۵۰/۴۹/۴۲)

غریب نواز
غریبوں کو نوازنے والا

اے لوگو! تم سب اللہ کے دَر کے فقیر ہو، اور اللہ تو غنی و حمید ہے۔ (فاطر: ۱۵/۳۵)

مُشکل کشا
تمام مشکلیں حل کرنے والا

اگر تمہیں اللہ کسی مشکل میں ڈال دے تو اس کے سوا اس کو کوئی دُور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہیں کسی خیر سے نوازنا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (الانعام: ۱۷/۶)

گنج بخش
خزانے بخشنے والا

اور زمین و آسمان کے خزانے اللہ ہی کے لئے ہیں۔ (منافقون: ۷/۶۳)
اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے بلاحساب رزق دیتا ہے۔ (آلِ عمران: ۳۷/۳)

دستگیر
مصیبت کے وقت تھامنے والا

اِنسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہمیں پکارتا ہے مگر جب ہم اس کی مصیبت ٹال دیتے ہیں تو ایسا چل نکلتا ہے کہ گویا کسی مشکل کے وقت اِس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا (یونس: ۱۲/۱۰)

مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ

لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسے اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔
(الحج: ۷۴/۲۲)

قرآن مجید کی گواہی سے معلوم ہوا کہ اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشا، دستگیر، غریب نواز، گنج بخش اور غوثِ اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے لہٰذا جب بھی دُعا مانگو یا مدد کے لئے غائبانہ پکارو تو صرف اللہ ہی کی طرف رجوع کرو۔